جی پی فنڈ کی شرعی حیثیت
اور احکام زکوٰۃ و میراث
ترتیب
حافظ اسد الرحمٰن چشتی

سوال:۔

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیانِ عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ

1۔پراویڈنٹ فنڈ/ ڈی۔ایس۔پی فنڈ۔

2۔پنشن/گریجویٹی۔

3۔بینوولنٹ فنڈ۔

4۔گروپ انشورنس۔

ان رقوم کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان میں کس کس پر زکوٰۃ اور میراث کا حکم ہے؟ تفصیل سے جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

جواب:۔

پراویڈنٹ فنڈ

یہ لفظ جنرل پراویڈنٹ فنڈ کا مخفف ہے۔جس کا معنیٰ عمومی بچت فنڈ ہے۔ یہ حکومت کی بظاہر رفاہی سکیم ہے۔ جو اپنے ملازمین کو فراہم کرتی ہے۔اس کا باقاعدہ ایک طریق کار ہے جس کی وضاحت کچھ یوں ہے۔

© جو ملازمین اس سکیم میں شامل ہونا چاہیں حکومت متعلقہ محکمہ کی وساطت سے انہیں وہ فارم فراہم کرتی ہے ایک فارم پر ملازم کے کوائف ہوتے ہیں جب

کہ دوسرا نامزدگی کا ہوتا ہے۔کہ ملازمت کے دوران ملازم کے مرنے یا کسی حادثہ کا شکار ہونے کی صورت میں یہ واجبات کون وصول کرے گا۔

© فارم پر کرنے کے بعد اکاؤنٹ آفس کی طرف سے ملازم کے لئے ایک نمبر الاٹ ہوتا ہے جسے اکاؤنٹ نمبر کہا جاتا ہے۔آئندہ ملازم سے متعلقہ رقوم کا حساب اسی نمبر کے حوالہ سے کیا جاتا ہے۔

© تنخواہ کے سکیل کے لحاظ سے ملازم کی تنخواہ سے ہر ماہ کٹوتی ہوتی ہے۔جو بینک میں جمع ہوتی رہتی ہے۔حکومت کے اس کے متعلق جو ضوابط ہیں ہمیں تلاش بسیار کے باوجود کوئی ایسا ضابطہ نہیں ملا۔جس کی رو سے یہ کٹوتی ضروری ہو البتہ عملا ایسا ضروری ہے بصورت دیگر ملازم کو کچھ مراعات سے محروم ہونا پڑتا ہے۔یا کم از کم ہر ماہ تنخواہ کی ادائیگی ناممکن تو نہیں البتہ مشکل ہو جاتی ہے۔

© فارم کے خانہ نمبر 14 کے مطابق ملازم کو اختیار ہوتا ہے کہ فراغت کے وقت وہ اصل کٹوتی لے گا یا اس کے ساتھ فراہم ہونے والا سود بھی وصول کرے گا۔

© اگر ملازم مجوزہ کٹوتی سے زیادہ رقم جمع کرانا چاہے تو اس کی سہولت دی جاتی ہے لیکن اس کے لئے الگ درخواست محکمہ کو دینا ہوگی۔

© اگر ملازم کی سروس دس سال سے کم ہے تو وہ صرف جی پی فنڈ لینے کا مجاز

ہے۔اگر دس سال سے زائد سروس ہے۔تو دیگر مراعات (پنشن گریجویٹی) کا حقدار ہوگا۔

© ملازم کو یہ سہولت دی جاتی ہے کہ وہ دوران سروس کسی ہنگامی ضرورت کے پیش نظر 80٪ جی پی فنڈ لے سکتا ہے۔اس کے بعد اگر سروس تین سال یا عمر 55 سال ہے۔تو یہ فنڈ ناقابل واپسی بصورت دیگر اسے چھتیس اقساط میں ماہ بماہ اپنی تنخواہ سے محکمہ کو واپس کرنا ہوگا۔اصل کٹوتی بدستور جاری رہے گی۔

© اس فنڈ کا ملازم کی پنشن یا گریجویٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ملازم کو اختیار ہوتا ہے ک وہ اپنی پنشن کا40٪ یکمشت وصول کرلے جسے گریجوٹی کہا جاتا ہے۔اور باقی 60٪ ماہ بماہ وصول کرتا رہے۔یا یکمشت لینے کی بجائے وہ ماہ بماوصول کرے۔اس صورت میں پنش کی مقدار زیادہ ہوگی۔

© اس کٹوتی پر ملنے والے سود کی شرح متعین نہیں ہوتی۔بلکہ 15 فیصد سے 20 فیصد کے درمیان رہتی ہے البتہ جتنا سود ہوتا ہے اس پر مزید حکومت 30 فیصد کے حساب سے بونس جمع کرتی ہے آئندہ سال کٹوتی +سود+ بونس کی مجموعی رقم پر سود لگایا جاتا ہے۔یعنی یہ سود مرکب کی ایک صورت ہے۔

© چند سالوں بعد اس کٹوتی کی رقم میں حیران کن اضافہ ہوجاتا ہے۔یہ اضافہ ایسی برق رفتاری سے ہوتا ہے۔کہ اصل کٹوتی سے سود کہیں زیادہ ہوجاتا ہے۔

واضح رہے کہ دس سال کی کٹوتی /۔ 6000 روپے ہے جبکہ جی پی فنڈ دس سال میں 64186 روپے ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اصل کٹوتی میں 204186 روپے سود کے ہیں۔دیکھیں آپ کے سود کس رفتار سے بڑھ رہا ہے۔یہ تو دس سالہ سروس کے اعداد وشمار ہیں بعض اوقات ملازمین کی سروس بیس اور پچیس سال بھی ہو جاتی ہے۔کچھ ملازمین یہ کہتے ہیں کہ سود کے علاوہ حکومت کچھ اس میں اپنی طرف سے رقم شامل کرتی ہے۔حالانکہ یہ مفروضہ صحیح نہیں ہے۔بلکہ یہ سود مرکب کا کرشمہ ہے۔

© ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس اس بات کا پابند ہے کہ وہ سال کے اختتام پر ملازم کو ایک سلپ جاری کرے جس میں اصل کٹوتی سود اور بونس کی وضاحت ہو لیکن وہ ہجوم مشاغل کا بہانہ بنا کر ایسا نہیں کرتا اگر ملازم ہر سال یا فراغت کے وقت کے لئے درخواست دے تو محکمہ کی طرف سے یہ اعداد وشمار فراہم کر دیئے جاتے ہیں۔

© اس جمع شدہ فنڈ پر ہر سال زکواۃ بھی کاٹی جاتی ہے۔لیکن اس زکواۃ کی شرعی حیثیت انتہائی مخدوش ہے۔بینک کے سیونگ اکاؤنٹس میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔لہذا بینک میں جمع شدہ رقم کی از خود زکواۃ دینا چاہیے۔

© یہ بات تو واضح ہے کہ جی پی فنڈ میں اصل کٹوتی سے جو زائد رقم دی جاتی

ہے۔وہ سود ہے۔ چنانچہ خود گورنمنٹ اس کی معترف ہے۔جیسا کہ اس کے متعلقہ فارم کے خانہ نمبر 14 میں ہے۔

"کیا ملازم اپنی تمام جمع شدہ رقم پر سود کا خواہش مند ہے یا نہیں۔؟"

سودی رقم لینے کے لئے بیان کردہ حیلے

© ملازم کی مرضی کے بغیر ماہ بماہ تنخواہ سے کٹوتی ہوتی رہی جب یہ کٹوتی شروع ہوئی تھی۔اس وقت روپے کی مالیت اور موجودہ مالیت میں بہت تفاوت ہے لہذا اس نقصان کی تلافی کے لئے سودی رقم لینے میں کیا حرج ہے۔؟

© ملازم کو جی پی فنڈ حاصل کرنے کے لئے دفتری عملے کو کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے۔لہذا یہ سودی رقم لے کر دفتری عملے کو دے دی جائے تاکہ "مال حرام بود جائے حرام رفت" کا مصداق بن جائے۔

© سودی رقم لے کر خود استعمال نہ کرے بلکہ ثواب کی نیت کرے بغیر کسی لاچاری یا غیر مسلم کو دے دی جائے بصورت دیگر دفتری عملہ اس رقم کو ہڑپ کر جائے گا۔

© سود وہ ہوتا ہے جو فریقین کی رضامندی سے طے ہو۔اس 'سودی رقم میں ملازم کو رضامندی شامل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ارادہ اختیار کو دخل ہے لہذا اس رقم کو اپنے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔وغیرہ۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلامی نظام عدل کے منافی جو دھاندلیاں ہم نے سینے سے لگا رکھی ہیں۔ وہ خود ساختہ بہانوں' کے سہارے لگا رکھی ہیں۔ ورنہ در حقیقت وہ شرعی معذرتیں نہیں ہیں۔ بلکہ عذر ہائے لنگ ہیں۔ جسے ہم ''خوئے بدرا بہانہ بسیار'' سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

دور حاضر میں مجبوری ایک ایسی مکروہ کیفیت کا نام رہ گیا ہے۔ جس کا اسلام میں کوئی قطعاً وجود نہیں ہے۔ وقت اور حالات کو بدلنے کی بجائے ہم نے ایسی معذرتوں سے سازگاری پیدا کر لی ہے۔ جس کے بعد مجبوری مجبوری نہیں رہتی بلکہ معصیت اور مجرمانہ غفلت بن جاتی ہے۔ لہذا ایسی مجبوریوں کے سہارے جو بھی خلاف شرع کام کیا جائے گا۔ اسے شرعی معذرت کے نام پر حلال یا جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

مجبوریاں ناسازگار حالات اور نامساعد ظروف کا حاصل ہوتی ہیں۔ جو لوگ ناسازگار فضاؤں کو بدلنے کے لئے اپنے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ اسلام میں ایسے افراد کی معذرتوں کو تا تبدیلی حالات قبول کیا جاتا ہے جہاں ایسی بات نہیں ہوتی۔ وہاں اسلام ایسی مجبوریوں اور معذرتوں سے استفادہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ یہ بہانہ سازی کی وہ مکروہ صورت ہے۔ جسے اسلام دشمنی سے تعبیر کیا جائے گا۔

سود لینے کے لیے بیان کردہ حیلوں کا جائزہ

© نقد کی مالیت کا اتار چڑھاؤ ہر دور میں رہا ہے۔لیکن یہ مادہ پرستانہ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔کہ اسے بنیاد بنا کر سود کو جائز قرار دیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے چچا عباس بن مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود ختم کیا تھا تو کیا آپ نے اس کی مالیت کے نشیب وفراز کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی تلافی کی تھی؟ پھر کیا مالیت کے فرق سے سودی رقم کی اصل کٹوتی سے چار گنا زیادہ ہو سکتی ہے؟

© جب یہ ثابت شدہ حقیقت ہے۔کہ سودی رقم ملازم کی نہیں بلکہ اس کی رقم صرف اصل کٹوتی ہے۔تو پھر کیا دفتری عملے کو رشوت دینے کے لئے دوسروں کی دولت پر شبخون مارنا کہاں کی عقلمندی ہے۔اگر اپنی رقم کے لینے کے لئے رشوت دینا ضروری ہو تو اس کا کوئی اور حل سوچیں نہ کہ اس مال سے دیں جو آپ کا نہیں ہے۔

© یہ سودی رقم وصول کرنا ہی جرم ہے۔کیوں کہ صریح نص قرآن کے خلاف ہے۔قرآن کی خلاف ورزی کر کے اسے وصول کرنا پھر ثواب کی نیت کے بغیر کسی کو دینا اسے ظلمات بعضھا فوق بعض سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

© جب ملازم جی پی فنڈ کا فارم پر کرتا ہے۔تو (خانہ نمبر 14) میں اپنی

رضامندی کا اظہار نہیں کرتا تو بھی اس رقم کے سود ہونے پر کوئی شک نہیں ہے۔
بہر حال اصل کٹوتی کے علاوہ دوسری رقم تو سود ہے جسے کسی صورت میں لینا جائز نہیں ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ وہ رقم جو ملازم کے کھاتے میں پڑی ہے۔اس کا مصرف کیا ہو؟ اس کی زمہ داری ملازم پر نہیں ہے کہ وہ اس کے متعلق دردسر اپنے زمہ لے وہ خود بخود جہاں سے آئی تھی وہاں پہنچ جائے گی۔

محکمہ جب اپنے ملازم کا جی پی فنڈ کا کھاتہ بناتا ہے۔تو اسے ایک فارم مہیا کیا جاتا ہے۔ اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ کٹوتی کی جمع شدہ رقم پر سود لینا چاہتا ہے یا نہیں؟

اگر ملازم لکھوادے کہ میں سود نہیں لینا چاہتا تو اس کی جمع شدہ رقم پر سود نہیں لگایا جاتا۔

اگر اسے کے باوجود اس کی کٹوتی میں سود شامل کر دیا گیا ہے۔تو ایک سادہ کاغذ پر درخواست دے کر اپنی جمع شدہ رقم پر سودی اضافہ ختم کرایا جاسکتا ہے۔

خلاصہ بحث

ملازم کی تنخواہ سے "پراویڈنٹ فنڈ/ ڈی۔ایس۔ پی فنڈ" کے نام سے ماہانہ ایک متعین رقم کاٹی جاتی ہے، اس کٹوتی کی دو صورتیں ہیں۔

1. جبری کٹوتی۔ 2. اختیاری کٹوتی۔

1۔جبری کٹوتی

یہ ہے کہ ہر ملازم کے لیے اپنی تنخواہ کا کچھ حصہ لازماً کٹوانا پڑتا ہے۔اس پر اضافی رقم لینا جائز ہے۔اگر نہیں لیتا تو زیادہ بہتر ہے۔

2۔اختیاری کٹوتی

یہ ہے کہ ملازم کو کٹوتی پر مجبور نہیں کیا جاتا، بلکہ ملازم خود اپنے اختیار سے رقم کٹواتا ہے۔اس پر اضافی رقم لینا بالکل جائز نہیں ہے۔

جی پی فنڈ کے متعلق ہماری آخری گزارش یہ ہے کہ صرف اپنی اصل کٹوتی پر اکتفا کیا جائے سود وغیرہ لینے کا لالچ نہ کریں۔کیوں کہ اس کے متعلق قرآن وحدیث میں بہت سخت وعید آئی ہے۔

پراویڈنٹ فنڈ اور زکوٰۃ

جہاں تک "پراویڈنٹ فنڈ" یا "ڈی ایس پی فنڈ" پر زکوٰۃ کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل یہ ہے : کہ گورنمنٹ "پراویڈنٹ فنڈ" اور پرائیویٹ کمپنیوں کے "پراویڈنٹ فنڈ" کی نوعیت میں کچھ فرق ہے، جس کی وجہ سے احکام میں بھی فرق ہوگا۔

پراویڈنٹ فنڈ اور میراث

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ "پراویڈنٹ فنڈ" یا "ڈی ایس پی فنڈ" کی رقم (چاہے جبری کٹوتی ہو یا اختیاری) دراصل تنخواہ ہی کا ایک حصہ ہوتی ہے اور ملازم کی زندگی ہی میں یہ فنڈ ملازم کی ملکیت میں تھا اور ملازم اپنی زندگی میں ریٹائرمنٹ کے بعد یا ملازم کے فوت ہونے کے بعد اس کے پسماندگان بہر حال اس کے وصول کرنے کے حق دار ہوتے ہیں، لہٰذا "پراویڈنٹ فنڈ" یا "ڈی ایس پی فنڈ" میں میراث جاری ہوگی اور یہ رقم ملازم کے ترکہ میں شامل ہو کر تمام ورثاء پر اصولِ میراث کے مطابق تقسیم ہوگی، کسی ایک کا اس پر قبضہ جما لینا صحیح نہیں ہوگا۔

پنشن اور گریجویٹی (Pension and Gratuity)

جب بھی کوئی ملازم کسی محکمے سے ریٹائر ہوتا ہے یا دورانِ ملازمت اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو بعض محکمے اس کو گریجویٹی اور پنشن کے نام سے کچھ رقم دیتے ہیں، یہ رقم تنخواہ کا حصہ نہیں ہوتی بلکہ یہ انعام وعطیہ ہوتا ہے جو اس محکمے کی طرف سے ملازم کو دیا جاتا ہے، اس کا مقصد ملازم کی خدمت کا اعتراف اور اس کی مالی مدد ہوتا ہے، پنشن اور گریجویٹی کی رقم کا تعین، مدتِ ملازمت، گریڈ اور تنخواہ کے اعتبار سے کیا جاتا ہے، اس انعام میں جو رقم ملازم کو دی جاتی ہے، وہ ریٹائرمنٹ کے وقت ہی سے دو حصوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے، اس میں سے نصف رقم فوراً ہی ملازم کو دے دی جاتی ہے، جسے "گریجویٹی" کہا جاتا ہے اور بقیہ نصف رقم ملازم یا اس کے ورثاء کو ماہ بماہ ملتی رہتی ہے جس کو "پنشن" کہا جاتا ہے۔

چوں کہ حکومتی قواعد وضوابط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم انعام وعطیہ ہے، لہٰذا شرعی اعتبار سے ملازم کا اس کو لینا جائز ہے اور جہاں تک تعلق ہے زکوٰۃ کا تو پنشن اور گریجویٹی کی رقم جو یکمشت ملازم کو ملتی ہے اس پر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ نہیں ہوگی، البتہ آئندہ فرضیت زکوٰۃ کے متعلق تفصیل "پراویڈنٹ فنڈ" کے تحت دیکھ لی جائے۔

پنشن اور گریجویٹی میں میراث

میراث جاری ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ ملازم کی زندگی میں پنشن کی جونصف رقم گریجویٹی کے نام سے ملازم کے قبضہ میں آجاتی ہے اس میں ملازم کے انتقال کے بعد وارثت جاری ہوگی اور سب ورثہ میں وہ رقم بقدرِ حصص تقسیم ہو گی۔

اور پنشن جو ماہانہ ملتی ہے، جب تک وصول نہ ہو جائے، ملازم کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی، لہٰذا پنشن کی جو رقم ملازم اپنی زندگی میں ماہ بماہ وصول کر لے گا وہ بھی ملازم کے انتقال کے بعد اس کے ترکہ میں شمار ہوگی، اور جتنی رقم اس کی موت کے بعد وصول ہو وہ ترکہ میں شمار نہ ہوگی، کیوں کہ ترکہ وہ مال یا مالی حق ہے جو موت کے وقت مرنے والے کی ملکیت میں ہو (چاہے اس پر قبضہ ہو یا نہ ہو) اور اس میں سے کسی متعین چیز پر کسی دوسرے کا حق نہ ہو، جب کہ یہ رقم اس کی وفات تک اس کی ملکیت میں نہیں آئی تھی، اس لیے اس پر میراث کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

البتہ حکومت یا وہ ادارہ جس کی جانب سے پنشن ملی ہے، جس کو یہ رقم دے دے وہی اس کا مالک ہو گا یا ملازم نے اپنی فیملی میں سے جس فرد کو نامزد (Nominate) کیا ہو وہ اس کا مالک ہوگا اور اگر حکومت یا ادارہ سب وارثوں

کے لیے دے تو سب وارث اس میں شریک ہوں گے لیکن یہ تقسیم، میراث کی وجہ سے نہیں ہوگی، بلکہ یہ حکومت یا ادارہ کی طرف سے ان کو انعام دینا شمار ہوگا۔

بینوولنٹ فنڈ (Benevolent Fund)

یہ فنڈ سرکاری ملازمین کی بہبود کے لیے قائم کیا گیا ہے اس فنڈ کے لیے ہر ماہ کچھ رقم سرکاری ملازمین کی لازماً کاٹی جاتی ہے، البتہ بعض نہیں بھی کٹواتے اور جو کٹواتے ہیں وہ اسے عطیہ اور چندہ سمجھ کر کٹواتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس رقم کو جو ملازم سے وصول کی جاتی ہے چندے کا نام دیا گیا ہے۔

اگر کوئی ملازم اپنی مدتِ ملازمت کے دوران جسمانی یا ذہنی طور پر اپنے فرائض انجام دینے سے بالکل معذور ہو جائے تو وہ دس سال تک یا اپنی ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے تک (ان میں سے جو پہلے ہو) شیڈول میں دی گئی شرح کے مطابق ماہانہ رقم "بینو ولنٹ فنڈ" سے وصول کرسکتا ہے، یا کوئی ملازم اپنی مدتِ ملازمت کے دوران (یعنی ریٹائر ہونے سے پہلے یا 65 سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے) انتقال کر جائے تو اس کی فیملی میں سے اس کی اولاد، بیوی، والدین یا نابالغ بھائی اس فنڈ کے لینے کے حق دار ہوتے ہیں، اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو مرحوم کی غیر شادی شدہ، مطلقہ یا بیوہ بہن کو اس فنڈ کی رقم دی جاتی ہے بصورت دیگر اس فنڈ کی رقم کسی کو بھی نہیں ملتی۔

بہرحال ملازم کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ اپنی فیملی کے افراد میں سے کسی فرد یا افراد کو اس رقم کی وصول یابی کے لیے نامزد کردے اور اگر وہ چاہے تو ایک سے زیادہ افراد کو نامزد کرنے کی صورت میں ان کو دیے جانے والے حصص کا تعین بھی کرسکتا ہے، جہاں ملازم نے اپنی فیملی کے کسی فرد کو بھی اس طرح نامزد نہ کیا ہو، وہاں "بینوولنٹ فنڈ" کی وصول یابی کے لیے فیملی کے کسی بھی فرد یا افراد کو حکومت کی طرف سے مقرر کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس بات کا اطمینان کرلیا گیا ہو کہ دی گئی رقم فیملی کے تمام ارکان کے اخراجات اور فائدے کے لیے انصاف کے ساتھ استعمال ہوگی۔

نیز اگر کسی ملازم نے اپنی تنخواہ کا متعین حصہ کٹوا کر اس فنڈ میں جمع نہ کیا ہو، تب بھی وہ اس فنڈ کے لینے کا مستحق ہوتا ہے، البتہ اس فنڈ سے اتنی رقم کم کی جاسکتی ہے جتنی اس نے چندے کے طور پر ادا نہیں کی۔

"بینوولنٹ فنڈ" کی مذکورہ بالا تفصیلات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اس میں شرعاً میراث جاری ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ملازم کے انتقال کی صورت میں اس کی فیملی کو ملنے والی یہ رقم نہ تو ایسے مال کی تعریف میں آتی ہے جو مرتے وقت ملازم کی ملکیت میں ہو اور نہ یہ کوئی ایسا مالی حق ہے، جو حکومت کے ذمے لازماً ملازم کی زندگی میں واجب الاداء ہو

چوں کہ قابل وارثت وہ مال یا مالی حق ہے جو موت کے وقت مرنے والے کی ملکیت میں ہو (چاہے اس پر قبضہ ہو یا نہ ہو) اور اس میں سے کسی متعین چیز پر کسی دوسرے کا حق نہ ہو۔

جب کہ اگر ملازم زندہ رہتا وہ صرف اس وقت اس فنڈ کا حق دار ہوتا، جب وہ ریٹائر ہونے سے پہلے اپنی جسمانی یا ذہنی معذوری کے سبب ملازمت سے برخاست کر دیا جاتا۔

اور اگر کوئی ملازم اپنی ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ کر ریٹائر ہوا ہو تو وہ اس فنڈ سے کسی بھی صورت میں کوئی پیسہ وصول نہیں کر سکتا اور نہ ہی ریٹائرمنٹ کے بعد انتقال کی صورت میں اس کی فیملی کو اس فنڈ سے رقم مل سکتی ہے۔

یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ فنڈ ملازم کا کوئی ایسا حق نہیں کہ حکومت کے ذمے قرض کی طرح لازمی طور پر واجب الآداء ہو، بلکہ یہ ایک بہبود فنڈ ہے جس سے بطور عطیہ بعض صورتوں میں ملازم کو اور بعض صورتوں میں اس کی فیملی کو مہیا کیا جاتا ہے ، لہٰذا شرعاً اس فنڈ پر میراث کے احکام جاری نہیں ہوں گے اور یہ فنڈ ترکہ میں شامل نہیں ہوگا، بلکہ حکومت جس کو دے گی وہی اس کا مالک ہوگا۔

گروپ انشورنس (Grop Insurance)

یہ رقم ملازم کی تنخواہ سے لازماً کاٹی جاتی ہے اور ملازم کی فیملی کو یہ رقم ملازم کے دورانِ ملازمت انتقال کی صورت میں یا ریٹائر ہونے کے بعد انتقال کی صورت میں ہر حال میں ملتی ہے اور یہ رقم یکمشت دی جاتی ہے، اگر ملازم کسی وجہ سے یہ رقم نہ کٹوائے تب بھی اس کی فیملی گروپ انشورنس کی رقم لینے کی حق دار ہوتی ہے، البتہ جتنا پریمیم (زرِپیشگی) ملازم کے ذمے واجب الآداء رہ گیا، وہ گروپ انشورنس کی رقم سے کاٹ لیا جاتا ہے۔

چوں کہ گروپ انشورنس، مرحوم کی فیملی کے ساتھ ایک امدادی تعاون ہے ،لہٰذا اگر حکومت (محکمہ، ادارہ، کمپنی) اپنے خزانہ میں شامل کر کے یہ رقم دے تو مرحوم کے پسماندگان (فیملی) کے لیے اس کا لینا جائز ہے اور اگر کسی انشورنس کمپنی سے براہِ راست وصول کرنی پڑے تو اس صورت میں اتنی رقم وصول کرنا جائز ہے جتنی حکومت نے پریمیم (زرِپیشگی) کے طور پر انشورنس کمپنی کو ادا کی، اس سے زائد رقم لینا جائز نہیں، اگر غلطی سے لے لی ہے تو اس کا بلانیتِ ثواب صدقہ کرنا واجب ہے۔

نیز یہ کوئی ایسی رقم نہیں جس کا ملازم اپنی زندگی میں حق دار ہو گیا ہو اور اسے اپنی زندگی میں وصول کر سکتا ہو، بلکہ یہ رقم بھی ملازم کے پسماندگان کے ساتھ

بطور عطیہ امدادی تعاون ہے، لہٰذا یہ رقم ملازم کے ترکہ میں شامل نہیں ہوگی، البتہ ملازم کی تنخواہ سے جتنی رقم پریمیم (زرِ پیشگی) کے طور پر کاٹی گئی ہے وہ رقم ترکہ میں شامل ہوگی اور اس سے زائد ملنے والی رقم پر وراثت کے احکام جاری نہیں ہوں گے، بلکہ حکومت جس کو دے دے گی وہی اس کا مالک ہوگا اور حکومت اگر مرحوم کے تمام ورثاء کو بقدر حصص تقسیم کر کے دینا چاہے تو اس کا بھی اس کو اختیار ہے۔

حافظ اسد الرحمٰن چشتی

0301-6591366